ابوصالح ہاشمی

کربلائے نو

دفتر کشائے صبح نے اپنے رخ سے نقابِ شب اُلٹی اور گردوں سے اختران صبح کوچ کرنے لگے' کوفے کے لوگوں نے اپنے کاروبارِ زندگی کا آغاز کیا۔ پھر ایک دم انہوں نے دیکھا کہ ایک گھڑ سوار شہر میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے دائیں بائیں بصرہ کے دو سربرآوردہ ''شریک بن امور اور منذر بن جارود'' ہیں۔ اہل کوفہ سمجھے' ضرور وہی آیا ہے' جسے انہوں نے اس قسم کے خط لکھے تھے:

''زمین سرسبز ہو چکی ہے، پھل پک چکے ہیں۔ آپ کی مدد کے لیے لشکر تیار ہے۔''

آوازیں بلند ہوتی ہیں ''السلام علیک یا ابن رسول اللہ ﷺ، مرحبا یا ابن رسول اللہ ﷺ'' اور پھر ایک گروہ انسانی ان گھڑ سواروں کی پیروی کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ چشم فلک نے دیکھا کہ اگلے دن عبیداللہ بن زیاد کوفہ کی جامع مسجد میں اپنی روایتی خطابت کے جوہر دکھا رہا ہے:

''امیر المؤمنین نے مجھے حاکم کوفہ مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ مظلوموں سے انصاف اور فرمانبرداروں پر احسان اور نافرمانوں پر سختی کروں، چنانچہ جو شخص میرے احکام سے منہ موڑے گا اسے میں تلوار کی دھار اور کوڑے کی مار کا مزہ چکھاؤں گا''

اہل کوفہ پر یہ دھمکی اثر انداز ہوئی اور اب ان کے دل اور تلواروں کے رخ بدلنے لگے۔ حالات اس ڈگر پر پہنچے کہ حضرت حسینؓ کے عم زاد حضرت مسلم بن عقیل کو ایک شخص ہانی بن عروہ کے ہاں پناہ گزیں ہونا پڑا۔ اِدھر حضرت مسلم بن عقیل نے ہم خیالوں کو غیرت دلانا شروع کی اُدھر ابن زیاد نے اقتدار کا روایتی حربہ ''ہارس ٹریڈنگ'' شروع کیا۔ معقل نامی شخص کو تین ہزار درہم اس لیے دیئے جاتے ہیں کہ وہ حضرت مسلم بن عقیل کی مخبری کرے۔ لہٰذا وہ ایک عقیدت مند بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور تمام صورت حال سے ابن زیاد کو آگاہ کر دیتا ہے۔ چند روز بعد والی کوفہ ہانی کو اپنے دربار میں حاضر بلاتا ہے۔ وہ ہانی سے حضرت مسلم بن عقیل کے بارے میں پوچھتا ہے وہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ لہٰذا معقل جاسوس کو حاضر کیا جاتا ہے جو ان کی موجودگی میں سب کچھ بیان کر دیتا ہے۔ ہانی وفاداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مسلم کو ان کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیتا ہے۔ ابن زیاد غصے سے بے قابو ہو کر ہانی کو چھڑی سے پیٹتا ہے اور قید کر دیتا ہے۔

حضرت مسلم بن عقیلؓ ایک مرتبہ پھر کوشش کر کے اپنے حامی جمع کرنے شروع کرتے ہیں اور جلد ہی چار ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر ترتیب دے کر دارالامارہ کو گھیر لیتے ہیں۔ ابن زیاد محل میں اپنے تیس محافظوں اور بیس شہر کے وڈیروں اور بیوروکریسی کے کل پرزوں کے ساتھ موجود ہے اور پھر ایک مرتبہ ''ہارس ٹریڈنگ'' اور ''فلور کراسنگ'' کا عمل عروج پر پہنچتا ہے کہ مغرب کی اذان تک حضرت مسلم کے ساتھ صرف تیس آدمی رہ جاتے ہیں اور جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو اندھیرے میں یہ تیس بھی رفو چکر ہو جاتے ہیں۔

مسلم بن عقیلؓ تن تنہا اور کوفہ شہر کی گلیاں ہیں' آخر تھک ہار کر ایک خاتون طوعہ کے ہاں پناہ کے طلبگار ہوتے ہیں جو انہیں ایک کوٹھڑی میں چھپا دیتی ہے۔ یہاں دولت ایک دفعہ پھر اپنے جوہر دکھاتی ہے اور طوعہ کا بیٹا ڈالروں کے چکر میں مخبری کرتا ہے۔

دیارِ مصر میں دیکھا ہے ہم نے دولت کو
یہ ستم ظریف پیامبر خرید لیتی ہے

اب محمد بن اشعث' وزیر داخلہ کا کردار احسن طریقے سے ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کی خوشنودی کے لیے ستر سواروں کا فوجی دستہ لے کر اس مکان پر پہنچتا ہے۔ حضرت مسلم بن عقیلؓ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سن کر تلوار لے کر باہر نکلتے ہیں اور مقابلہ شروع کر دیتے ہیں، دوران لڑائی زخموں سے چور ہو جاتے ہیں۔ ابن اشعث امان دینے کا عہد کرتا ہے لیکن بعد میں دھوکہ دے کر پکڑ لیتا ہے اور ابن زیادہ کے حوالے کر دیتا ہے۔

پاکستانی حکمران' اس داستان الم میں اپنا کردار خود متعین کر لیں۔ آئینہ ایام میں اپنی ادا دیکھ کے پہچانیں کہ کون باغی ہے اور کون معقل؟ کون طوعہ ہے اور کون ابن اشعث؟ اور کون کسے پکڑ کر' کس کے حوالے کر رہا ہے؟ دنیا بھر کے مجاہدین' جنہیں تم نے جہاد کے نام پر افغانستان میں اکٹھا کیا اور پھر ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کیا یہ لوگ بھوکے ننگے تھے جو کاروبار کے سلسلے میں افغانستان کی سنگلاخ سرزمین پر اترے یا انہیں لالچ تھا کہ چولستان میں مربعے الاٹ کروائیں گے؟ کیا یہ لوگ واپڈا کے چیئرمین بننا چاہتے تھے یا کرکٹ بورڈ کی چیئرمینی پر قبضہ کرنا چاہتے تھے؟ اور یہ حالات وواقعات کے تعزیہ بردار ہر کربلائے نو میں ابن زیاد کا ساتھ دیتے آئے ہیں اور پھر اہل کوفہ کی طرح' سینہ کوبی بھی سب سے پہلے یہی شروع کر دیتے ہیں۔ حکمرانوں کو ڈالروں کے لالچ نے اندھا کر دیا ہے۔ یہ لوگ' جنہیں یہ کل تک مجاہدین کہتے تھے' آج انہیں دہشت گرد قرار دے کر پکڑ رہے ہیں اور اپنی بہادری کے قصے ٹی وی پر عوام کو سناتے ہیں جو ان کے کردار سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا طاغوت' جو قادیانیوں اور یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنا چاہتا ہے اور اس سازش میں پاکستان حکمران شعوری اور غیر شعوری طور پر برابر شریک ہیں۔ یہ بڑے بڑے مخدوم

زادے، پیرزادے اور صاحبزادے جو ہر سال اپنی زندگی کے لیے چراغ چڑھانے کی رسم ادا کرتے ہیں اور دستار کے نام پر لوگوں سے ووٹ حاصل کرتے ہیں اس مکروہ دھندے میں برابر کے شریک ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اپنی ترقی کے آئینے میں اپنے انجام کی شکل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عراق میں ایک دفعہ پھر کربلائے نو کا اہتمام کیا جا رہا ہے لیکن پاکستانیوں کو تعمیر نو کے لیے ٹھیکے پھر بھی نہیں ملیں گے۔ اب تو ہر فرد اپنے مقدر کا ستارہ چمکانے کی کوشش میں ہے۔ ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگانے والے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ پاکستان کو اہمیت دے رہے ہیں یا اپنے مفاد کو۔

تازہ ہوا کے شوق میں اے ساکنانِ شہر
اتنے نہ در بناؤ کہ دیوار گر پڑے

ہائے سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کس وقت یاد آئے! انہوں نے بھی ایسے ہی موقع کے لیے کہا تھا۔

''توں حسینؓ نال ، نہ یزید نال
توں ہیں محض مال مزید نال''

ماھانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 24 اپریل 2003ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: رات قیام کرنے والے موسم کے مطابق حضرات بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501